یوں لگتا تھا جیسے اُس کے باپ نے ایک لفظ بھی نہ سُنا ہو۔ آنسو اس کے چہرے پر بہہ رہے تھے۔ رونے کی آواز سن کرگھر کے نوکر دوڑے چلے آئے۔
”جلدی سے!“ اُس کے باپ نے اپنےنوکروں سےکہا۔ ”اس کا کمرہ تیار کرو! اس کے لیے کپڑے تیار کرو! ایک دعوت کا اہتمام کرو، کیونکہ ہم جشن منائیں گے! کیونکہ میرایہ بیٹا، مردہ تھا اوراب زندہ ہے؛ وہ کھو گیا تھا اور اب مل گیا ہے!“

معافی کی تلاش

یہ کہانی ایک تمثیل پر مبنی ہےجوخداوند یسوع مسیح نے بیان کی ہے کہ ہم کس طرح خالق خدا سے معافی طلب کرسکتے ہیں۔ جب ہم زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں—یہاں تک کہ بہت بڑی بھی— توہم خدا کی طرف اسی طرح لوٹ سکتے ہیں جس طرح پرتاپ اپنے باپ کے پاس واپس لوٹا تھا۔ ہمیں پیچیدہ رسومات یا قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کھلے دل سے ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ وہ دل کی تبدیلی ہے جسے وہ سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ ہمیں عاجزی کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہیے، سچ مچ پشیمان ہونا چاہیے، اور معافی مانگنی چاہیے۔ کیا آپ خدا کی بخشش کے الٰہی معجزے کا تجربہ کرنا چاہیں گے؟ آپ آج، ابھی، تمام غلط کاموں سے جوکبھی سرزد ہوئے، پاک ہو سکتے ہیں۔ آپ اس طرح دُعا کر سکتے ہیں:

اے خدا، میں اپنے گناہوں کے لیے بہت پشیمان ہوں۔ مہربان خُدا مجھے معاف کر دے اور خداوند یسوع مسیح کی عظیم قربانی کی وجہ سے مجھے تمام نجاست سے پاک کر دے۔ مجھے باطن سے ایک نیا انسان بنا دے۔ آمین۔

اگر آپ خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات کے بارے میں مزید جاننا چاہتے ہیں تو، براہ مہربانی اس کاغذ کی پشت پر دی گئی معلومات پر ہم سے رابطہ کریں۔

.Copyright © 2023 by Sharing Hope Publications
اِس موادکو غیرتجارتی مقاصد کے ساتھ بغیراجازت پرنٹ اور شیئر کیا جا سکتا ہے۔
حوالہ جات اردوبائبل کے ترمیم شدہ ترجمہ سے لیا گیا ہے۔ حق اشاعت © 2012 پاکستان بائبل سوسائٹی کی اجازت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

معافی کی تلاش

مزید مطالعہ کےلئے

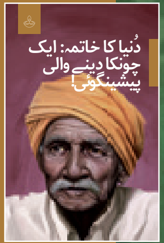

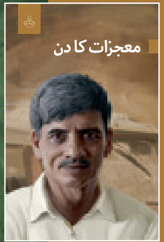

مزید جاننے کے لیے QR کوڈ اسکین کریں۔

پرتاپ ایک امیر زمیندار کا بیٹا تھا۔ وہ ایک بڑے گھر میں رہتے تھے اور ان کے بہت سے نوکرچاکر تھے۔ پرتاپ کے پاس ہمیشہ بہترین کپڑے، کھانا اور تعلیم دستیاب تھی—وہ جانتا تھا کہ اس کے والدین اس سے بہت پیار کرتے ہیں، خاص طور پر اس کے باپ سے۔

لیکن جیسے جیسے پرتاپ بڑا ہوتا گیا، وہ بدلنے لگا۔ روزمرہ کےپرانےطریقےاب اس کے لیے پرکشش نہیں رہےتھے۔ باپ کا گھر اورباپ کےطورطریقےاب اُسے بوجھ اور قید محسوس ہونے لگے۔ پرتاپ آزادی کے لیے تڑپ رہا تھا۔

ایک دن پرتاپ نے اپنی ماں سے گزارش کی کہ وہ والد کے پاس خصوصی درخواست لے کر جائیں۔ جب اس نے اسے بتایا کہ وہ کیا چاہتا ہے،تو وہ خوف سے دل تھام کربیٹھ گئی۔ لیکن وہ اسرار کرتا رہا جب تک کہ وہ اُس کے باپ سے بات کرنے پر راضی نہ ہو گئی۔ کئی روز گذر گئے لیکن آخرکار وہ روتی ہوئی واپس آگئی۔

"وہ یہ کرے گا،" اس نےاپنے بیٹے کی طرف دیکھنے سے قاصر ہو کر کہا۔ "وہ ہمارا آدھا مال بیچ دے گا اور تمہاری میراث تمہیں دے گا۔ لیکن کیوں بیٹا؟ کیوں؟"

پرتاپ کو تھوڑی ندامت اور تکلیف محسوس ہوئی، لیکن وہ پرجوش بھی تھا۔ اس کا منصوبہ کامیاب ہوچکا تھا۔ اسے باپ کی رقم میں سے اپنا حصہ ملے گا تاکہ وہ اپنی مرضی کی زندگی گزار سکے۔

خانہ بدوشی کی زِندگی

پرتاپ بڑے شہرِ میں چلا گیا۔ اس نے ایک مہنگا گھرکرائے پر لیا اور نئے دوست بنانے لگا۔ پھر جلدی ہی بڑی نفیس دعوتوں کا اہتمام کرنے لگا جس سےاُس نےامیراورمشہورلوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ وہ نئے ماڈل کی کاریں خریدتا، خوبصورت عورتوں کے ساتھ عیاشی کرتا اورمہنگےریستورانوں میں کھانا کھاتا تھا۔ اس کے پاس وہ سب کچھ تھا جسے وہ کبھی پانا چاہتا تھا۔

لیکن ایک دن آیا کہ پرتاپ کے پاس تمام پیسے ختم ہو گئے۔ شرمندہ تھا، اس نے اپنے کچھ نئے دوستوں سے کہا کہ وہ اسے تھوڑا سا قرض دیں، لیکن انہوں نے اچانک کالوں کا جواب دینا بند کر دیا۔ اب وہ اپنے بل ادا نہیں کر سکتا تھا۔ بالآخر، مالک مکان نے اسےگھر سے بے دخل کر دیا۔ نہ پیسے تھے اورنہ دوست تھے، اِن کےبغیر وہ کہاں جا سکتا تھا؟

پرتاپ پریشانی اورفکرمندی کےعالم میں شہرمیں گھومتا رہا۔ جب سورج غروب ہونے لگتا تو اسے خوف محسوس ہونا شروع ہوجاتا۔ وہ کہاں سوئے گا؟ وہ کیا کھائے گا؟ پرتاب کی زندگی میں پہلی بار، ایسا ہُوا کہ اُسے سڑک پر سونا پڑا، اُس کا پیٹ بھوک کے ساتھ گڑ گڑکررہا تھا۔

ندامت کا سامنا کرتے ہوئے

اگلےچند دنوں تک پرتاپ نے شہرمیں نوکری حاصل کرنے کی کوشش کی۔ وہ چیتھڑوں میں سڑک پر سوتا

> **جب ہم زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں—یہاں تک کہ بہت بڑی بھی— توہم خدا کی طرف اسی طرح لوٹ سکتے ہیں جس طرح پرتاپ اپنے باپ کے پاس واپس لوٹا تھا۔ ہمیں پیچیدہ رسومات یا قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کھلے دل سے ہمارا انتظار کر رہا ہے۔**

ہوا نظر آتا تھا تو سوائے ایک خستہ حال ریستوران کے مینیجر کے کوئی اسے نوکری نہیں دے گا۔ پرتاپ گھنٹوں کام کرتا، کھانے والوں تک کھانا پہنچاتا اور میزیں اور برتن صاف کرتا۔ اس نے بہت بھوکا اور تھکا ہوا محسوس کیا۔ اس نے سوچا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ایک امیرآدمی کا بیٹا کھانا پیش کر رہا ہو! جب آخری ڈنرکھانے والے ریسٹورنٹ سے چلے گئے،تووہ برتن دھونے میں مدد کرنے کچن میں چلا گیا۔ اس نے کچرے کے ڈبے کے پاس ایک پلیٹ دیکھی جس میں آدھی روٹی پڑی تھی۔ اسے اتنی بھوک لگی کہ وہ اسے اُٹھانے کے قریب پہنچ گیا۔

مُجھے کیا ہو گیا ہے؟ اُس نے خود کی ملامت کی۔ میرے باپ کےبہت سے مزدوروں کو افراط سے روٹی ملتی ہے اورمیں یہاں بھوکا مر رہا ہوں!

وہ برتنوں کے ڈھیر کو دیکھتا رہا اور دیر تک سوچتا رہا۔

مجھے معلوم ہے میں کیا کروں گا، اس نے سوچا۔ میں اُٹھ کر اپنےباپ کے پاس جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا "اَے باپ! میں آسمان کا اور تیری نظر میں گُنہگار ہوا۔ اب اس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ مُجھے اپنَے مزدوروں جیسا کر لے۔"

ایک بھی برتن دھوئے بغیر، پرتاپ نے ریسٹورنٹ چھوڑ دیا اور اپنے گھر کا سفر شروع کیا۔

گھر واپسی پر

گھر واپس جاتے ہوئے پرتاپ کے پاس سوچنے کے لیے بہت سی چیزیں تھیں۔ جب اس کا باپ اسے دیکھے گا تو کیسا ردعمل ظاہرکرے گا؟ وہ اُن الفاظ کی مشق کرتا رہا کہ جب وہ پہنچے گا تو وہ کیا کہے گا، لیکن اس نے اسے کچھ بہتر محسوس نہیں کیا۔ آخر کار، ایک طویل مسافت کے بعد، وہ اپنے والد کا گھر دور ہی دیکھ سکا۔ وہ آہستہ، آہستہ چلتا ہوا سڑک پر آیا۔

اچانک اسے ایک چیخ سنائی دی۔ اس کا باپ، عام طور پر بہت پرسکون اور باوقارانسان تھا، گھر سے باہربھاگتا ہوا آیا۔ وہ پرتاپ کے پاس آیا اوراسےمضبوطی سے گلے لگا لیا۔ پرتاپ کو لگا جیسے اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔

"اَے باپ" اُس نےسسکیاں روکتے ہوئےکہا، "میں نےآپ کے اورخدا کےخلاف گناہ کیا ہے۔ میں اب آپ کا بیٹا بننے کے لائق نہیں رہا..."